# 134777 - بچوں کے پارک میں جانے کا حکم اور ذی روح کے بتوں سے کھیلنے کا حکم

## سوال

بچوں کے پارکوں میں جانے کا حکم کیا ہے؛ کیونہ وہاں اکثر کھیلنے والی اشیاء جانوروں کی شکل ( گھوڑا، بندر ) میں ہوتے ہیں.
اور بعض کھیلوں پر بھی جانوروں کے مجسمے ہوتے ہیں تو کیا یہ شرعی طور پر حرام مجسموں میں شمار ہونگے تو اس کے نتیجہ میں ان کھیلوں کے پارک میں جانا جائز نہیں ہوگا ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بچوں کی کھیلوں کے پارک میں جانے کے بارہ میں کلام دو طرح سے ہے:

اول:

ان پارکوں میں جو برائی اور منکر اشیاء پائی جاتی ہیں مثلا مرد و عورت کا اختلاط، اور عورتوں کی بےپردگی، اور موسیقی و گانا بجانا.

اگر تو وہاں اس طرح کی کوئی برائی یا کوئی اور غلط کام ہے تو پھر وہاں جانا جائز نہیں ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بہت سے والدین اپنے بچوں کو کھیلوں کے پارک میں لے جاتے ہیں جہاں شرعی مخالفات مثلا عورتوں کی بےپردگی وغیرہ پائی جاتی ہے، اور بچے یہاں جانے کی حرص بہت زیادہ رکھتے ہیں، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ ایسے پارکوں میں جانے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جیسا کہ ہمارے سائل بھائی نے بیان کیا ہے کھیلوں کے ان پارکوں میں برائیاں اور غلط چیزیں پائی جاتی ہیں، اور جب کسی جگہ برائی اور غلط چیزیں ہوں اور انسان وہاں سے اس برائی اور غلط اشیاء ختم کرنے کی ا ستطاعت رکھتا ہو تو انسان کے لیے وہاں جا کر اسے ختم کرنا واجب ہو جاتا ہے.

اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر اس کا وہاں جانا حرام ہوگا.

اس صورت میں ہم یہ کہینگے: آپ اپنی اولاد کو لیکر کھلی جگہ صحراء میں چلے جائیں یہی کافی ہے، لیکن آپ انہیں لے کر ان پارکوں میں جائیں جہاں مرد و عورت کا اختلاط پایا جاتا ہے، اور پھر وہاں وہ غلط قسم کے لوگ بھی ہیں جو عورتوں کو تنگ کرتے ہیں، اور پھر وہاں وہ لباس بھی ہے جو عورتوں کے لیے پہننا حلال نہیں تو پھر وہاں جانا اسی صورت میں جائز ہے جب وہ اس برائی کو ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اور اگر طاقت نہیں رکھتا تو وہاں جانا حرام ہوگا " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری ( 75 ) سوال نمبر ( 8 ).

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض والدین ۔ اللہ تعالی ہمیں اور انہیں اور سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے ۔ اپنے بیوی بچوں کو لے کر ایسی جگہوں پر لے جاتے جنہیں کھیل پارك کہا جاتا ہے اور وہاں چھوٹے اور بڑوں کے لیے کھیلیں ہوتی ہیں، وہاں عورتیں سب کے سامنے بےپردگی کی حالت میں کھیلیں کھیلتی ہیں، اور پھر بہت ساری عورتیں اور لڑکیاں چھوٹا اور تنگ لباس پہن کر جاتی ہیں اور کچھ نے پتلونیں بھی پہن رکھی ہوتی ہیں.

اور کچھ عورتوں کا تو صرف ستر ہی چھپا ہوتا ہے، اور کچھ عورتیں وہاں تصویریں بنا رہی ہوتی ہیں، یہ علم میں رہے کہ بعض نیك و صالح عورتیں ہم تو انہیں ایسا ہی سمجھتی ہیں ۔ اللہ پر ہم کسی کا تزکیہ نہیں کرتے اللہ ہی کافی ہے - وہ بھی ان جگہوں پر جاتی ہیں.

نہ تو یہ لوگ برائی کو روکتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے ہیں، اور جب ہم انہیں وہاں نہ جانے کی نصیحت کرتے ہیں تو وہ دلیل دیتی ہیں کہ اس میں کچھ نہیں، وہ تو صرف وہاں سیر وتفریح کے لیے جاتی ہیں، بلکہ وہ اسے اچھی تربیت میں شمار کرتے ہیں.

اور جو انہیں نصیحت کرے اسے متشدد کہتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی نصیحت کریں جس میں اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے امور اور خرابیاں بیان کر کے آپ مشکور و ممنون ہوں، اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے.

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

میرے خیال میں ان تفریحی پارکوں میں جانا جائز نہیں جہاں ایسی چیزیں اور کھیلیں پائی جاتی ہوں جو سوال میں بیان کی گئی ہیں؛ کیونکہ یہ فتنہ وفساد اور خرابی کے اسباب میں شامل ہوتا ہے، اور پھر یہی نہیں بلکہ معاصی و گناہ کی

طرف میلان ہے.

بچپن میں بچے کی بےپردگی کی محبت پر تربیت کرنا، اور انہیں مرد و عورت میں اختلاط سکھلانا بہت ہی خطرناک امر ہے، بلاشك و شبہ بچے اور بچیوں کا یہ مخلوط تفریحی پارك دیکھنا اور ان فاسق قسم کے لوگوں کے ساتھ اختلاط کرنا ان حرام عادات کے عادی ہونے کا سبب بنتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ ان حرام کاموں کو آسان سمجھنے کا سبب بنتا اور اسے مباح ہونے کا اعتقاد رکھنے کا باعث بنتا ہے.

یہاں اور دوسری جگہوں پر ایسی برائیوں کو نہ روکنے سے بچے کے لیے اس قسم کے لباس اور ان فاسقوں کی نقالی کرنے کی محبت پیدا ہوتی ہے.

اور اسے تفریح اور سیر کا نام دے کر جائز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اس کے قائم مقام اور نعم البدل موجود ہیں مثلا اجنبی مردوں سے خالی جگہیں صحراء اور میدان وغیرہ، یا پھر ایسے پارکوں میں جانا جہاں مرد و عورت کا اختلاط نہیں، یا پھر گھروں میں ہی مفید کاموں میں مشغول رہنا، اور علم نافع اور مفید کتابوں کا مطالعہ کرنا، اور تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے میں ہی اصل تفریح پائی جاتی ہے.

نہ تو اس میں کوئی برائی پائی جاتی ہے اور نہ ہی ممانعت، اور پھر ایسا کرنے سے واضح اور کھلے دینی خسارہ سے بھی بچا جا سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی مدد کرنے والا ہے " انتہی

ماخوذ از: شیخ رحمہ اللہ کی ویب سائٹ سوال نمبر ( 11036 ).

سوال دیکھنے کے لیے درج ذیل لنك استعمال کریں:

دوم:

وہ یہ کہ اس جگہوں پر جو مجسمے اور بت پائے جاتے ہیں بلاشك و شبہ یہ بھی ایك برائی ہے، اور جو گھوڑے یا بندر وغیرہ کے مجسمے کی شکل میں ہیں جن پر بچے سواری کرتے ہیں یہ بھی بت اور مجسمے ہی ہیں ان سے خارج نہیں.

بچوں کے لیے وہ کھیل مباح ہے جس میں اس مجسمے کی توہین ہوتی ہو اور اس سے کھیلا جائے، نہ کہ جسے ذی روح کی شکل میں بنایا جائے اور پھر اس کی عزت و احترام کیا جائے اور اس کا خیال رکھا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے.

شیخ خالد المشیقح حفظہ اللہ کا کہنا ہے:

" یہ کھیلوں کی اشیاء جو تصویروں اور مجسموں کی شکلوں میں ہوں ان کے بارہ میں ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ جائز نہیں، اور بچوں کو ان اشیاء سے کھیلنے نہیں دینا چاہیے؛ کیونکہ تصویر کے بارہ میں شدید وعید وارد ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" تمہیں جو تصویر بھی ملے اسے مسخ کر دو، اور جو اونچی قبر ملے اسے برابر کر دو "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ایك حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرو بن عبسہ نے دریافت کیا:

اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو کیا دے کر مبعوث کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" صلہ رحمی کرنے اور بتوں کو توڑنے کے لیے، اور اللہ تعالی کی وحدانیت کے لیے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریك مت بنایا جائے "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" مجھے اللہ سبحانہ و تعالی نے سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے، اور مجھے میرے پروردگار نے بتوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے "

اسے امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے.

لہذا سائل کو اپنے بچوں کی رغبات اور خواہشات کے پیچھے نہیں چلنا چاہیے، رہا اس کا نعم البدل تو میں یہ کہوں گا کہ:

ان تفریحی مقامات جہاں پر یہ تصاویر اور مجسمے ہوں بچوں کو وہاں لے جانے کی بجائے ان کے لیے مباح قسم کے کھیل گھر میں ہی لا دینا صحیح ہے، یا پھر کسی کھلی جگہ " انتہی

ماخوذ از:

والله اعلم .